



## سوال

(263) دنیا میں سزا کے بعد آخرت کا عذاب ہوگا؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد اسلم لندن سے دریافت کرتے ہیں کہ جس شخص کو دنیا میں اس کے جرم کی سزا مل جاتی ہے۔ اور قانون کے مطابق وہ سزا پوری کر لیتا ہے کیا آخرت میں اس سے باز پرس ہوگی اور دوبارہ عذاب نہیں ہوگا؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں سزا کے بارے میں دو نقطہ نظر ہیں۔ ایک یہ کہ اس سے گناہوں کا کفارہ بھی ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ محض ڈرانے اور تنبیہ کے لئے ہے گناہوں کی معافی کے لئے توبہ ضروری ہے اور زیادہ صحیح اور قرین قیاس یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ جرم اور گناہ کی سزا بھگتنے کے ساتھ جو شخص خالص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ یقیناً اسے آخرت کے عذاب سے بچائے گا۔

اس سلسلے میں مسلم شریف کی وہ حدیث جو حضرت معاذ سلمیٰؓ کے بارے میں ہے تائید کرتی ہے کہ ان پر حد جاری ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: ”لقد تاب توبہ لوقسمت بین لوسعتتم۔“ (مسلم مترجم ج ۲ کتاب الحد و دباب حد الرصاص ۳۲۶)

”انہوں نے ایسی توبہ کی جسے اگر اس امت کے گناہ گاروں پر تقسیم کیا جائے تو ان سب کے لئے کافی ہوگی۔“

غامدیہ کی حدیث جو مسلم شریف سے ہے اس میں یہ مذکور ہے کہ حد جاری ہونے کے بعد رسول کریم ﷺ نے جب ان کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت عمر فاروق نے کہا کہ آپ اس عورت کو جنازہ پڑھ رہے ہیں جس نے زنا کا ارتکاب کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”لقد تاب توبہ لوقسمت بین سبعین من اہل المدینۃ لوسعتتم۔“ (مسلم مترجم ج ۲ کتاب الحد و دباب حد الرصاص ۳۲۶)

”کہ اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر اسے مدینہ کے ۷۰ آدمیوں پر تقسیم کیا جائے تو سب کے لئے کافی ہے۔“

قرآن کریم میں جہاں باغیوں اور فسادیلوں کی سزاؤں کا ذکر ہے وہاں انہیں دنیا کے عذاب کے ساتھ آخرت کے عذاب کی نوید بھی سنائی گئی ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

إِنَّمَا جَزَاؤُا الَّذِینَ سَخِرُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فِی الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ یُقْتَلُوا أَوْ یُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أیدیہم وَأرجلہم من خلافٍ أَوْ یُنْفَخُوا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِکَ لِمَ نَعْمِ فِی الدُّنْیَا وَلَمَ فِی الْآخِرَةِ عَذَابٌ

”یعنی وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا وہ سولی پر لٹکادیںے جائیں یا ان کے مختلف ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے۔ یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہوگا۔“

اس سلسلے میں بخاری شریف میں جو حضرت عبادہ بن صامت کی حدیث ہے جس میں صرف سزا کا ذکر ہے اس سے بعض لوگوں نے یہ استدلال کیا ہے کہ محض سزا ہی گناہ کا کفارہ بن سکتی ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں

”ان رسول اللہ ﷺ قال وحولہ عصا بہ من اصحابہ بالمعنی علی الاشرکوا باللہ شینا ولا تسرفوا ولا تزنا ولا تقتلوا الادلکم ولا تبا تبا ہستان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم وتعضوانی معروف فمن ونی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شینا فموجب برنی الدنیا فوکفارة له ومن اصاب من ذلک شینا ثم سترہ اللہ فوالی اللہ ان شاء عفا عنہ وان شاء عاقبہ فبايعناہ علی ذلک۔“ (مشکوٰۃ للالبانی ج ۱ کتاب الایمان ص ۱۳ رقم الحدیث ۱۷)

”حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے گرد صحابہ کرام کی ایک جماعت بیٹھی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ تمہیں میرے ساتھ یہ عہد کرنا ہوگا (یعنی میری بیعت کرو) کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھراؤ گے مال میں اسراف سے کام نہیں لو گے زنا کا ارتکاب نہیں کرو گے اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گے اور آگے یا پیچھے کسی پر ہتھ نہ نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کاموں میں مخالفت نہیں کرو گے۔ جس نے اس عہد کو پورا کیا تو اللہ اسے اس کا ضرور اجر دے گا اور جس کسی نے ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کر لیا پھر اسے اس کی دنیا میں سزا بھی دے دی گئی تو وہ اس کے لئے گناہ سے کفارہ ہوگی اور جس کسی نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے اس کے جرم پر پردہ ڈال دیا (یعنی کسی کو پتہ نہ چل سکا) تو اسے اللہ چاہے تو معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان باتوں پر حضور ﷺ سے بیعت کی۔“

اب یہ صحیح ہے کہ اس حدیث میں بظاہر توبہ کا ذکر نہیں لیکن سیاق و سباق قرآنی آیت اور دوسری احادیث سے یہی بات واضح ہوتی ہے کہ کفارہ تو دراصل توبہ ہی سے ہوگا کیونکہ اس روایت میں بھی حضور ﷺ نے یہ عہد مومنین سے لیا اور ظاہر ہے مومن سے جو گناہ سرزد ہوتا ہے اور پھر اس کو اس کی سزا ملتی ہے تو وہ یقیناً شرمندہ ہوتا ہے اور حقیقت میں اس ندامت اور شرمندگی کا نام ہی توبہ ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ صراطِ مستقیم

ص 557

محدث فتویٰ